144016 ـ عورت خاوند سے طلاق چاہتی ہے اب باقی مانندہ مہر اور گھریلو اخراجات كے بارہ ميں دريافت كرتی ہے

سوال

ميں نے آٹھ ماہ قبل ايك غير ملكی بااخلاق اور دين والے ڈاكٹر شخص سے شادی كی ليكن ميری تعليم صرف انٹر تك ہے يعنی ميں اس سے كم تعليم يافتہ ہوں، مجھے مشكل يہ درپيش ہے كہ ميرا خاوند ہر وقت مجھ پر تكبر كرتا ہے، وہ يہ سمجھتا ہے كہ اس نے مجھے فقر و تنگ دستی سے باہر نكالا ہے.

حالانكہ ميرے خاندان كی مالی الحمد للہ بہت بہتر اور اچھی ہے، ہماری ازدواجی زندگی مشكلات سے بھری ہوئی ہے ليكن الحمد للہ ہم سوچ سمجھ كر چل رہے تھے، ليكن ڈيڑھ ماہ سے ميں اپنے ميكے ميں ہوں كيونكہ اس نے ميرے ساتھ بہت سے برے طريقہ اور اسلوب سے كلام كی اور كہنے لگا ميں تو فلاں ڈاكٹر ہوں. اس وجہ سے ميں نے اپنے والد كو فون كيا اور ميرے اصرار كے بعد وہ مجھے لينے آئے، حالانكہ ميں نے خاوند كو كہا كہ ميں اپنے والد كو فون كرونگی تو وہ كہنے لگا: جاؤ چلی جاؤ، يہ كہہ كر وہ گھر سے نكل گيا، ميں نے آنے سے پہلے تين گھنٹے ا سكا انتظار كيا ليكن وہ نہ آيا اس دن سے آج تك اس نے ميرے بارہ ميں دريافت بھی نہيں، اور نہ ہی مجھے ٹيلی فون كيا ہے.

حتی كہ ميری ساس اور سسر نے بھی مجھ سے بالكل بات نہيں كی، ميں طلاق لينا چاہتی ہوں، تو كيا مجھے باقی مانندہ مہر لينے كا حق حاصل ہے، اور گھر ميں جو ميرا سامان ہے اس كے بارہ ميں كيا حكم ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كسی بھی عورت كے ليے بغير شرعی عذر كے طلاق طلب كرنا جائز نہيں ہے؛ كيونكہ سنن ابو داود اور ترمذی اور سنن ابن ماجہ ميں درج ذيل حديث مروی ہے:

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس عورت نے بھی بغير كسی ضرورت و تنگی كے اپنے خاوند سے طلاق طلب كی اس پر جنت كی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الباس: کا معنی شدت و تنگی اور ایسا سبب جس کی بنا پر طلاق طلب کی جا سکتی ہو.

طلاق طلب کرنے کے مباح عذر میں خاوند کی سوء معاشرت یعنی برا سلوك اور نان و نفقہ یعنی اخراجات نہ دینا، اور بیوی کی رضامندی کے بغیر بیوی سے چھ ماہ سے زائد دور رہنا، اور بیوی کا اپنے خاوند کو ناپسند کرنا کہ بیوی کے لیے خاوند کے ساتھ رہنا مشکل ہو جائے، یا اسے خدشہ ہو کہ یہ چیز اسے خاوند کی نافرمانی پر ابھارےگی اور اس طرح وہ خاوند کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی برتنے لگے گی.

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ تو اخلاق میں کوئی عیب لگاتی ہوں، اور نہ ہی اس کے دین، لیکن میں اسلام میں ناشکری اور کفر کو پسند نہیں کرتی.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم اسے اس کا باغ واپس کرتی ہو ؟

وہ کہنے لگی: جی ہاں میں واپس کرتی ہوں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باغ قبول کر لو اور اسے ایك طلاق دے دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4867).

ثابت بن قیس کی بیوی کا یہ کہنا:

" لیکن میں اسلام میں کفر و ناشکری کو ناپسند کرتی ہوں"

یعنی میں یہ پسند نہیں کرتی کہ کوئی ایسا عمل کر بیٹھوں جو اسلامی احکام کے منافی ہو یعنی خاوند کی نافرمانی ہو جائے، یا پھر خاوند سے بغض رکھوں یا اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کر سکوں.

دیکھیں: فتح الباری (9 / 400).

خاوند اور بیوی کو یہ ادراك ہونا چاہیے کہ ازدواجی زندگی میں بعض اوقات ایسی چیزیں آ جاتی ہیں جو پسند نہیں ہوتیں اور کئی ایك ایسے موڑ آتے ہیں جو بہت مشکل ہوتے ہیں جنہیں طلاق کی بجائے باہمی محبت و بات چیت اور افہام و تفہیم سے سلجھایا جا سکتا ہے، اسی طرح رشتہ داروں کو بھی چاہیے کہ وہ خاوند اور بیوی میں صلح کرانے کی کوشش کریں اور ان دونوں میں اختلافات کے اسباب کو ختم کرنے کی سعی کریں تا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان پر بھی عمل کر سکیں:

فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر ان دونوں کے مابین اختلاف کا خدشہ رکھو تو ایك خاوند کے خاندان سے اور ایك بیوی کے خاندان سے صلح کرانے والے مقرر کرو، اگر وہ اصلاح کرنا چاہیں تو اللہ ان کو توفیق دےگا یقینا اللہ تعالی علم والا خبر رکھنے والا ہے النساء (35).

دوم:

اگر کوئی ایسا سبب پایا جائے جو طلاق کو مباح کرتا ہو اور خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو بیوی باقی مانندہ مہر کی حقدار ٹھرےگی.

رہا گھریلو سامان تو جو چیز بیوی کی ملکیت تھی اور وہ اس نے اپنے خاوند کو ہبہ نہیں اور نہ ہی اسے تحفتاً دی ہے تو وہ بیوی کی ملیکت ہے جب چاہے وہ لے سکتی ہے.

اور جو چیز خاوند کی ملیکت تھی لیکن وہ اس نے بیوی کے مہر کا حصہ بنا دی ہو تو وہ چیز بھی بیوی کی ملیکت ہے طلاق ہونے کی صورت میں وہ چیز بیوی کو حاصل ہوگی.

سوم:

جب خاوند بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دے، اور کوئی ایسا ضرر نہ پایا جاتا ہو جو خاوند کو طلاق دینے کا تقاضا رکھتا ہو، تو پھر اس حالت میں بیوی کے سامنے یہی حل ہے کہ وہ خاوند سے خلع حاصل کر لے جیسا کہ ثابت بن قیس کی بیوی کے واقعہ والی حدیث میں بیان ہو چکا ہے.

اور اس وقت خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ بیوی کے لیے شرط رکھے کہ وہ اپنے سارے یا کچھ مہر سے دستبردار ہو جائے.

مزید آپ سوال نمبر (26247) اور (1859) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

والله اعلم .